اس کے پس منظر سے ناواقف ہے؟ دنیا کا ہر باضمیر معاشرہ چیخ اٹھا ہے...... لیکن ہماری ادیب برادری...... اپنے برج عاج میں بیٹھی کاغذی پھولوں سے دل بہلا رہی ہے...... جس کا سارا زورِ تخیل آج بھی ان کافوری شمعوں کا اسیر ہے جو اپنے ہی دیس میں گل ہوگئی ہیں'' (ص ۱۴۷' ۱۴۸) وغیرہ۔

اگر مناسب پیراگراف بناتے ہوئے' ہر مضمون کے آخر میں تاریخ اشاعت بھی درج کردی جاتی تو مضمون کا پس منظر جاننا آسان ہو جاتا۔ بہرحال یہ چھوٹے چھوٹے مضامین عمدہ اسلوب میں اور دل کش انداز سے کسی اہم نکتے کی طرف توجہ دلاتے اور عمل پر ابھارتے ہیں۔

(سلیم منصور خالد)

زمانہ اس کو بھلا نہ دے' محمود عالم' مرتب: محمد یوسف بیدری۔ تقسیم کار: اردو بک ریویو' سینٹرو پول بلڈنگ' دریا گنج' نئی دہلی-۱۱۰۰۰۲۔ صفحات: ۲۰۸۔ قیمت: ۱۰۰ روپے۔

دیباچہ نگار ڈاکٹر احمد یوسف نے کتاب کو خاکوں کا مجموعہ قرار دیا ہے۔ بلاشبہہ بعض شخصیات کا ذکر اس حسن وخوبی سے کیا گیا ہے (خصوصاً کتاب کے آخری حصے میں) انھیں خوب صورت خاکوں میں شمار کیا جاسکتا ہے' لیکن زیادہ تر ایک ایک' دو دو صفحاتی شخصی تعارف ہیں۔ بعض تو بالکل ہی مختصر بلکہ سرسری' نصف صفحہ یا اس سے بھی کم' (ایک صاحب کا ذکر فقط پانچ سطروں میں ہے۔ اس کتاب کو شخصیات کا تذکرہ کہنا زیادہ مناسب ہوگا۔

ایک لحاظ سے یہ کتاب ''یادنگاری'' کا نمونہ ہے۔ مصنف نے جن بزرگوں' اساتذہ' دوستوں' عزیزوں یا ہم کاروں سے کسی مرحلے پر اکتساب و استفادہ کیا' ان سے متاثر ہوئے (یا کچھ زیادہ تاثر نہیں بھی لیا) تو بلا کسی ترتیب کے اور بیش تر صورتوں میں کسی تمہید کے بغیر' ان کے بارے میں جو بات ذہن میں آئی' لکھتے چلے گئے۔ تواریخ (ولادت یا وفات) وغیرہ سے یہ تذکرہ ''پاک'' ہے۔ کسی شخص کا ذکر اچانک شروع ہوتا ہے اور ختم بھی اچانک ہوتا ہے۔

مصنف نے مجموعی طور پر افراد و اشخاص کی خوبیوں اور نیکیوں کا ذکر کیا ہے۔ انداز و اسلوب بے تکلفانہ اور کہیں بے باکانہ ہے۔ یہ بے باکی بعض اوقات نشترزنی کی حد تک جا پہنچتی ہے اور بعدازاں مصنف اپنی غلطی پر نادم ہوتے ہیں۔